ترجمان الحدیث

تعلیم کے نام پر کھلواڑ

ارسلان ظفر

دین ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت
ہے ایسی تجارت سے مسلماں کا خسارا

(اقبالؒ)

دنیا میں 23 کے قریب ایسی تہذیبیں تھیں جنھوں نے ایجوکیشن کا نظام دیا چین کی تہذیب، مصر کی تہذیب، بابل ونینوا کی تہذیب اسکندریہ کی تہذیب، ان تمام نے مختلف مقامات میں علم کے سرچشمے دیئے۔

جو بدترین نظام تعلیم ہے وہ آج ماڈرن ایجوکیشن کے نام پر موجود ہے عشروں تک کلچر اور تہذیب کا ٹھیکیدار ہمارا میڈیا، اشرافیہ اور سول سوسائٹی کے نام پر موم بتی مافیا بھارتی کلچر وتہذیب کے آگے ماتھا ٹیکے پڑے تھے۔ ان کا کہنا تھا برصغیر کے ہندو اور مسلمان ایک ہی شاخ کے پھول ہیں ان کی تہذیب ایک ہے اس لیے سرحدوں کا کوئی جواز نہیں۔

پھر وہ وقت آیا کہ اس تیسری دنیا کے محکوموں کو ٹی وی، سیٹلائیٹ اور پھر انٹرنیٹ نظر آیا تو اس سول سوسائٹی نے اپنا قبلہ بدل لیا اور مغربی آزاد معاشرے کو ترقی کی معراج سمجھتے ہوئے اپنا بیانیہ بھی بدل ڈالا اور ترقی کے حصول کے لیے علم کو نہیں مغربی تہذیب کو اپنانے پر زور دیا

اس تہذیبی یلغار کی جڑیں مضبوط بنانے کے لیے پاکستان کے کمزور حکومتی نظام کو جواز بناتے ہوئے بچوں کو یونیورسل ایجوکیشن کے نام پر مغربی اقدار کا درس دیا جانے لگا۔ اور یہ راگ الاپا گیا کہ دہشت گردی کو قابو کرنے کے لیے تجویز کی جانے والی Broad Based

Education بھی ہے۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ واقعی دہشت گردی کا خاتمہ ہوگا' اگر ہو بھی گیا تو کیا اسلامی تشخص بھی ساتھ جائے گا؟

یہاں یہ بات واضح ہو کہ ہم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ انگریزی مت سیکھائیں یا فزکس' کیمسٹری' بیالوجی نہ پڑھائیں یا میڈیکل کا نصاب بدل ڈالیں' مگر انگلش سیکھانے کے بہانے جو کہانیاں بچوں کو پڑھائی جارہی ہیں وہ کسی صورت بھی قابل قبول نہیں۔ کچھ ہوتی ہیں روٹین کی چیزیں جیسے یہ کپ ہے۔ یہ پین ہے(What is this this is Appale) لیکن زبان کے تسلسل کے لیے ہمارے ہاں اپنی کہانیاں نہیں لکھی جاتیں اور نہ ہی ٹراسلیٹ کی جاتیں ہیں۔ کہ بچوں کو حضرت علیؓ کی پرورش پر کہانی پڑھائی جائے۔ حضرت ابوبکرؓ عمرؓ کی شخصیت اور کردار پڑھایا جائے۔ چلیں مان لیا یہ آپ کی نظر میں دینیات ہے۔ تو شیخ سعدی کی حکایات شامل کرلو' یہ بھی ہضم نہیں ہوتا' تو علامہ اقبال کو سامنے رکھ لو یہ بھی چھبتا ہوگا تمہارے دلوں میں کانٹے کی طرح تو اشفاق احمد کی تحریریں' یہ بھی تمہارا زاویہ درست نہ کرسکیں تو ہیر رانجا ہی ٹرانسلیٹ کرلو کم ظرفو'

اب دیکھیں کہ دنیا میں بہت سے ممالک ناروے ڈنمارک' سویڈن' آئس لینڈ' پولینڈ میں بھی والدین اپنے بچوں کو انگریزی تعلیم دلواتے ہیں۔ اس لیے کہ ان کے بچوں کو جو ریسرچ کرنی پڑے گی وہ انگریزی میں ملے گی۔ لیکن اس سب کے باوجود یہ ممالک اور معاشرے اپنے بچوں کو PHD تک اپنی زبانوں میں کرواتے ہیں اور ان ملکوں میں یہ کبھی نہیں ہوتا کہ ایک بچہ جو سویڈن ہے وہ ناروے کی کہانیاں پڑے' چائنہ کا جو بچہ ہے وہ چائنہ میں چائنز کی کہانیاں پڑے گا۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ 8 سال تک کی عمر کے بچے کا دماغ گوندھی مٹی کی مانند ہے۔ اسے جس سانچے میں ڈھال دیا جائے وہ ویسا ہی ہو جائے گا خود سوچیے انگلش میں بوعلی سینا اور فلسفہ کہاں سے آیا عربی سے نٹئے اور والیٹر کہاں سے آئے جرمن اور فرانس سے اگر وہ انکو ٹراسلیٹ کرسکتے ہیں تو آپ کو کیا تکلیف ہے۔

ہمارے معاشرے میں معروف سیکولر بھی جا بجا یہ کہتے پائے جاتے ہیں۔حق ہے کہ 12 کی عمر تک ہر بچے کو Broad Based Education دی جائے مسئلہ یہ ہے کہ اس Broad Based Education کو طے کون کرے گا۔

ان انگلش میڈیم سکولوں کا کوئی بورڈ آف ڈاریکٹر تو ہے نہیں اور نہ بورڈ آف گورنر اور یہ کھڑے ہوکر کہتے ہیں کہ ہم مدرسہ اصلاحات کریں گے۔

کچھ ہمارے لوگوں نے اسلامک سکول کھول رکھے ہیں اب وہ اپنی کتابیں اور نصاب تو لکھ نہیں پاتے' زیادہ سے زیادہ قرآن کا درس اور اس سے ملتی جلتی چیزیں رکھ لیتے ہیں۔یعنی ایک ہی وقت میں آپ اسے اسلام بھی پڑھا رہے ہیں اور الحاد بھی اور کنفیوز کرتے ہیں۔

آج پاکستان کی کسی ایجوکیشن منسٹری میں چلے جائیں وہاں بھی آپ کو یونیورسل ایجوکیشن کی گونج سنائی دے گی اور اس ایجوکیشن کے نام پر ہمارے سامنے جو کتابیں کہانیاں

Christmas carol

The Golden Touch

Solomons Mines

Sally Phones

King Arther

A midsummer night Dream

Hero adn heroines

Gods and Goddesses

Just so Story

Great Enpectations

The Brave litte Tailor

رکھی جاتیں ہیں۔ کچھ کا جائزہ لیتے ہوئے چلتے ہیں۔

اندازہ لگائیے ایسا ملک جسے دنیا میں اقلیتوں کے حوالے سے ظالم قرار دیا جاتا ہے وہاں ان سکولوں میں 100 فیصد بچے کو Christmas Carol کے نام سے ایک کہانی پڑھاتے ہیں۔ کہ کرسمس کیسے منائی جاتی ہے۔

اس کہانی میں Christinas tree sant claus ہوتا ہے اور اس عمر کے بچے کو وہ چیزیں خوبصورت اور حسین معلوم ہوتی ہیں۔

Gods and Goddesses یہ کہانی دیوی اور دیوتاؤں پر مشتمل ہے اس سے جو تصور بنتا ہے وہ یہ کہ اللہ بھی ہوتا ہے اگر اللہ کہیں ہے بھی تو وہ کہیں اور مصروف ہوتا ہے (نعوذ باللہ) اصل God یہی دیوی' دیوتا ہیں اور سب کچھ ان کے ہاتھ میں ہے۔

اس کے بعد ایک فضول اور حیران کن کہانی جو لیول 4 کے لیے پڑھائی جاتی ہے۔

Solomons mines اس کہانی میں خزانے کی تلاش کی جاتی ہے اور خزانے کا جو نقشہ ہے دراصل وہ ایک عورت کے جسم کا نقشہ ہے اور خزانہ ایسی جگہوں پر دفن ہے جو عورت کے پرائیویٹ ہوتے ہیں۔

Just so story اس کہانی میں بچوں کو پڑھایا جاتا ہے یہ دنیا بہت بڑے جادوگر نے بنائی اس نے زمین بنائی اس نے سمندر بنائے اور کھیلنے کے لیے جانوروں کو چھوڑ دیا۔ جو تصور بچوں کو قرآن سے ملنا تھا اب یہاں سے مل رہا ہے۔

King Argher اس کہانی میں ایک خفیہ لوافیئر بتایا گیا ہے کوئین ملکہ جو کہ بادشاہ کی بیوی ہے کسی دوسرے مرد کے ساتھ تعلق قائم کیے ہوئے ہے۔ مطلب اب چوتھی یا پانچویں کے بچے یہ بتایا جا رہا ہے کہ ایک شادی شدہ عورت افیئر چلا سکتی ہے کل یہی اپنے ارد گرد رہنے والی عورتوں کے بارے بھی یہی تصور رکھے گا۔

Hero and Heroins یہ رومنٹک سٹوریوں پر مشتمل ہے۔

اختلاط کے حوالے سے جہاں ان بچوں کو اخلاق سیکھنا چاہئے والدین کی عزت اور

بڑوں کا احترام سیکھنا چاہئے جہاں اسکو سچ اور معاشرے میں اپنا مقام پیدا کرنا سیکھنا چاہئے اس کی جگہ آپ اس کے مزاج میں بے وفائی گوندھ رہے ہیں۔

اب بات کر لیتے ہیں اس جنریشن کی جو اس نظام تعلیم کو حاصل کر کے نکلی ہے۔ کسی چھیدے میدے کی بجائے Exampl کے طور پر ہم امریکہ کی ہی بات کر لیتے ہیں جو یہ دعوی کرتا ہے کہ میں نے بہت مہذب معاشرہ پیدا کیا ہے۔

اس معاشرے میں فحش فلمیں بنانے کی ٹوٹل آمدنی 97 ملین ڈالر ہے اور یہ مائیکرو سوفٹ سے زیادہ ہے۔ گوگل سے بھی زیادہ ہے ایپل اور Yahoo سے بھی زیادہ ہے اور اگر ان سب کو جمع کر لیا جائے تب بھی ان سے زیادہ ہے۔

کیونکہ جب وہ بچہ ان کے تعلیمی اداروں سے نکلتا ہے اس میں سوائے جنسی اختلاط کے کچھ نہیں۔

امریکہ کے تعلیمی اداروں کا استاد سال میں 43 ہزار ڈالر کماتا ہے اور اس کے مقابلے میں ایک جسم فروش خاتون 3 ہزار ڈالر فی گھنٹہ یعنی 36 ہزار ڈالر یومیہ کماتی ہے۔ بہترین سے بہترین یونیورسٹی چاہے وہ ورجینا یونیورسٹی ہو یا کولمبیا یونیورسٹی کا وائس چانسلر سال کے 3 لاکھ ڈالر کماتا ہے۔ اور اس کے مقابلے میں ایک شخص جس کا نام David Letter man ہے ٹی وی پر فحش گفتگو کرنے والا شو کرتا ہے اور سال کے 31 ملین یعنی 3 کروڑ 10 لاکھ ڈالر کماتا ہے امریکہ کا کوئی بھی چیف جسٹس سال کے 2 لاکھ ستر ہزار ڈالر کماتا ہے اور ایک عورت جس کا نام جوڈی ہے جو ڈیشل شو ٹی وی پر کرتی ہے یعنی جعلی عدالت لگا کر بیٹھی ہے وہ 2 کروڑ 5 لاکھ ڈالر سال کا کماتی ہے۔ یہ ہیں ان معاشروں کے بہترین لوگ

اب بھی اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ اس علم کی اہمیت ہے وہ بہت غلط کہتا ہے۔

یہ سطور لکھی جا رہی تھیں کہ خبر ملی قندوز میں ایک مدرسے پر بم باری کر دی گئی اور 100 سے زیادہ حفاظ شہید کر دیئے گئے۔

دنیا کو ہے پھر معرکہ روح و بدن پیش
تہذیب نے پھر درندوں کو ابھارا

(اقبالؒ)

یہ وہ لوگ تھے جو ہمارے معاشرے کے بہترین لوگ تھے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خیر کم من تعلم القرآن و علمه

یہ صرف ایک فرمان نہیں آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نشان دہی کی کہ یہ معاشروں میں سب سے بہترین لوگ ہوتے ہیں۔ باقی کوڑا کرکٹ ہے لیکن ہمارے اور عالمی میڈیا اور نام نہاد سول سوسائٹی کے ہونٹوں پر جنبش تک نہیں ہوئی مغربی ممالک میں کتا بلا مر جائے تو 6 دن تک اس کا ورد چلتا رہتا ہے۔ کچھ دن پہلے ان کی ماں سری دیوی جہنم واصل ہوئی ان کے آنسو نہیں رکتے تھے۔ اب امریکہ اس واقعہ کی ذمہ داری سے بھاگ رہا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ بدلا لیا جائے گا۔ لیکن یہ سب جانتے ہیں کہ افغان فورس اصل میں اشرف غنی فورس ہے اور اس کو امریکہ کے ساتھ ساتھ بھارتی حمایت بھی حاصل ہے۔ 17 سال کی جنگ کے بعد ان کی شکست خوردگی کا اندازہ لگائیں آج بھی افغانستان کے 70 فیصد سے زائد علاقے پر طالبان کا قبضہ ہے وہ بھی بغیر کسی ٹیکنالوجی کے سیٹلائیٹ کے۔ ڈرون کے

اللہ کو پامردی مومن پہ بھروسہ
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا
تقدیر امم کیا ہے، کوئی کہہ نہیں سکتا
مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ

☆..........☆..........☆